سوال

(175)ماتم اور شبیهوں کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مصیبت کے وقت بے صبری کا مظاہرہ کرنا، گریبان چاک کرنا،اپنے سینے پر تھپڑ مارنا اور تعزیہ و شبیهه لے کر بازاروں میں نکلنا قرآن و سنت اور ائمہ اہل بیت سے ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مصیبت کے وقت صبر کی تلقین کی ہے اور گریبان چاک کرنا، سینہ کوبی کرنا وغیرہ صبر کے خلاف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾...البقرة

''اے ایمان والوں صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''(البقرہ : ۱۵۳)

انسان کو احکام شریعت پر عمل کرنے میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں اور مصائب و آلام برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ صبر و صلوۃ ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے بہترین معاون ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے ''مومن کے لئے ہر حال میں بہتری ہے تکلیف کی حالت میں صبر کرتا ہے اور خوشحالی میں شکر گزار رہتا ہے۔'' (تفسیر ابنِ کثیر، قرطبی)

اس آیت کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کے احکامات اور مومنین کی آزمائش کا ذکر کیا ہے کہ :

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾...البقرة

''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو کسی ایک چیز کے ساتھ ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ساتھ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے جب ان کی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ (انا للہ وانا الیہ راجعون) کہتے ہیں۔''(البقرہ : ۱۰۴ تا ۱۰۶)

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ مومن آدمی کو اللہ تعالیٰ مختلف طرق سے آزماتا ہے۔ کبھی خوف و ڈر کے ذریعے، کبھی جانوں اور مالوں کی کمی کے ذریعے اور کبھی پھلوں کے نقصانات سے۔ ایمان دار آدمی کو جب ان تکالیف میں سے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ بے صبری نہیں کرتا بلکہ صبر کے ساتھ ان مصائب کو برداشت کرتا ہے جو لوگ مصیبت یا پریشانی دیکھ کر بے صبری کریں اور واویلا برپا کر دیں، گریبان چاک کریں، بال نوچیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اُمت محمد سے نہیں ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیۃ))

''جس شخص نے رخسار پیٹے اور گریبان چاک کیا اور جاہلیت کے واویلے کی طرح واویلا کیا وہ ہم میں سے نہیں ۔'' (بخاری مع فتح ۱۲۳/۳، مسلم ۱۶۰، نسائی ۱۹/۴، مستنقی لابن جرود ۵۱۶، ترمذی ۹۹۹، ابنِ ماجہ ۱۰۸۴، احمد ۴۳۲، ۳۸۶/۱، بیہقی ۶۴/۴)

عشرہ محرم الحرام میں جو لوگ سیدنا علی، سیدنا حسین اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہم کا نام لے کر گلی کوچوں میں نکلتے ہیں اور گریبان چاک کرتے ہیں، سینہ کوبی کرتے ہیں، ان کا یہ عمل قرآن وسنت کے خلاف ہونے کے علاوہ ائمہ بیت اور مجتہدین فقہ جعفریہ کے فتاویٰ کے بھی خلاف ہے ۔ ہماری معلومات کے مطابق یہ قبیح عمل ۳۵۲ھ دس محرم الحرام کو بغداد میں معزالدولہ شیعہ کے حکم سے جاری ہوا ہے ۔ اس سے قبل اس عمل قبیح کا نام ونشان نہیں ملتا ۔ تاریخ ابنِ اثیر ص ۱۹۷ پر مرقوم ہے :

''عشرہ محرم الحرام میں اس قبیح رسم کا رواج بغداد میں معزالدولہ شیعہ سے ہوا جس نے دس محرم ۳۵۲ھ کو حکم دیا کہ دوکانیں بند کر دی جائیں ، بازار اور خرید وفروخت کا کام روک دیا جائے اور لوگ نوحہ کریں ، مکمل کالالباس پہنیں ، عورتیں پراگندہ ہو کر گریبان چاک کریں ، پیٹتی ہوئی شہر کا چکر لگائیں ۔''

ہم فقہ جعفریہ کی معتبر کتاب سے چند روایات درج کرتے ہیں :

((عن أبی عبداللہ قال ان الصبر والبلاء لیأتیان الی المومن فیأتیہ البلاء وہو صبور وان الجزع والبلاء لیأتیان الی الکافر فیأتیہ البلاء وہو جزوع))

''امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ انہوںنے کہا کہ یقینا صبر اور آزمائش دونوں مومن پر آتے ہیں ۔ مومن پر جب آزمائش آتی ہے تو وہ صبر کرنے والا ہوتا ہے اور بے صبری اور آزمائش دونوں کافر پر آتے ہیں جب س پر آزمائش آتی ہے تو وہ بے صبری کرتا ہے ۔'' (فروع کافی، کتاب الجنائز ۱۳۱/۱)

امام جعفر صادق کے س فتویٰ سے معلوم ہوا کہ صبر کرنے والا مومن ہے اور جو بے صبری کرتا ہے وہ مومن نہیں ہے ۔

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ اذا انا مت فلا تخمشی علی وجہا ولا ترخی علی شعرا ولا تنادی ولا تقیمی علی نائحۃ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب میں مر جاؤں تو مجھ پر چہرہ نہ نوچنا اور نہ مجھ پر اپنے بال بکھیرنا اور نہ واویلا کرنا اور نہ مجھ پر نوحہ کرنا ۔'' (فروع کافی، کتاب النکاح، ص ۲۲۸)

((قال أبو عبداللہ علیہ السلام لا ینبغی الصیاح علی المیت ولا شق الثیاب))

''امام جعفر صادق نے فرمایا میت پر چیخ وپکار اور کپڑے پھاڑنا جائز نہیں ۔'' (فروع کافی ۱۸۸/۱)

((قال أبو جعفر من جدد قبرا أو مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام .))

''امام باقر نے فرمایا، جس نے قبر کی تجدید کی یا کوئی شبیہ بنائی، وہ اسلام سے خارج ہو گیا ۔'' (من لا یحضرۃ الفقیۃ باب النوادر)

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلطمن خدا ولا تخمشن وجہا ولا تنتفن شعرا ولا تشققن جیبا ولا تسودن ثوبا ولا تدعین بالویل))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رخسار ہر گز نہ پیٹنا اور نہ ہی چہرہ نوچنا اور نہ بال اکھیڑنا اور نہ گریبان چاک کرنا اور نہ کپڑے سیاہ کرنا اور نہ واویلا کرنا ۔'' (فروع کافی، کتاب

النکاح ص۲۲۸)

مندرجہ ذیل فقہ جعفریہ کی پانچ روایات سے معلوم ہواکہ فقہ جعفریہ میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ، امام باقراورامام جعفر صادق وغیرہ سے روایات موجودہیں جواس بات پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں کہ مصیبت کے وقت بال بکھیرنا ، چہرے پیٹنا ، سینہ کوبی کرنا ، واویلا کرنا ، مرثیے پڑھنا ، شبیہیں بنانا ، قبروں کی تجدید کرناناجائزاور حرام ہیں ۔ لہٰذاپنج تن کا نعرہ لگانے والوں کومذکورہ بالافقہ جعفریہ کے پانچ دلائل کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے اوراس کی خلاف ورزی کرنے سے بارآجانا چاہیے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ